

خطبات

خواجہ شمس الدین عظیمی

ACD 168

Track - 1

39:00

"قرآن کے مطابق اللہ تعالیٰ نے انسان کو روح کا علم دیا ہے"

( ہاؤالدین زکریا یونیورسٹی میں لیکچر بتاریخ 08-03-16 )

استاد گرامی ہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ، پرنسپل اور پروفیسر ڈاکٹر ظفر اللہ صاحب محترم دوست عزیز از جان پروفیسر ڈاکٹر مصطفیٰ چوہدری صاحب ، سابقہ وائس چانسلر ہاؤالدین زکریا یونیورسٹی ملتان، عزیز گرامی قدر سرور منیر راؤ صاحب، عزیز از جان نور چشمی جناب کنور طارق صاحب نگران مراقبہ ہال ملتان خواتین و حضرات، حاضرین مجلس السلام علیکم! اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلامتی و آپ سب پر آج بہت مبارک اور سعید دن ہے کہ آپ سب حضرات سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعریف و توصیف کے لئے اور میلاد النبی کی تقریب باسعادت کے لئے سب ایک جگہ تشریف فرما ہیں میری بھی یہ خوش نصیبی اور سعید بختی ہے کہ مجھے بھی اور موقع فراہم ہوا ہے کہ میں مدحت شان رسول میں کچھ معروضات پیش کروں آپ سب خواتین و حضرات اور اساتذہ کرام سے درخواست ہے کہ وہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مجھے توفیق عطا فرمائیں کہ میں رسول اللہ کی سیرت طیبہ پر جو بھی کچھ عرض کروں وہ عین اللہ تعالیٰ اور سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مرضی منشاء کے مطابق ہو اور جو کچھ میں عرض کروں اس میں جو لغزشیں ہوں اللہ تعالیٰ مجھے معاف فرمائیں اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم

عزیزان گرامی قدر! سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت طیبہ پر چودہ سو سال سے مسلمان غیر مسلم اپنا عقیدت ، مدحت اور شان رسول کے سلسلہ میں اپنے جذبات کا اظہار فرماتے ہیں اور سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روشن تعلیمات کا بار بار اعادہ کرتے ہیں عزیزان گرامی قدر جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ دنیا میں بہت سارے علوم رائج ہیں اور ان علوم کا تسلسل حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہو کر خاتم النبیین حضرت محمد رسول اللہ تک اللہ تعالیٰ کے ایک خاص انتظام و انصرام کے ساتھ نوع انسانی کے لئے محفوظ ہے سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام آخری نبی ہیں اللہ تعالیٰ کے انعام یافتہ ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ارشاد عالی کے مطابق خاتم النبیین ہیں حضور پاک کے سب سے بڑا معجزہ اور سب سے بڑی سعادت قرآن کریم کا اجراء ہے اور قرآن پاک کی تعلیمات ہیں قرآن پاک کے علوم پر جب تفکر کیا جاتا ہے تو ہمیں

شمار علوم کے ساتھ ساتھ اجمالی طور پر یا عنوانی اختصار کے طریقہ پر تین علوم کا پتہ چلتا ہے قرآن پاک کے تین علوم میں ایک علم شریعت مطہرہ کے انسان حیوانات سے کس طرح ممتاز ہو کر زندگی گزارتا ہے اور گزارنی پیدائش اور موت کے چائیے انسانی زندگی کے کیا آداب اور حقوق ہیں مسائل کے بارے میں قرآن پاک کی کیا تعلیمات ہیں دوسرا باب تاریخ کا ہے حضرت آدم سے سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تک تاریخی حوالوں سے نوع انسانی نے کس طرح ارتقاء کیا ہے نوع انسانی نے اگر سعید اور قرآن پاک کی متبرک تعلیمات یا آسمانی کتابوں کی تعلیمات پر جب عمل کیا اللہ تعالیٰ نے انہیں کس قدر فوق عطا فرمایا اور جب آسمانی کتابوں اور آخری کتاب قرآن پاک انحراف کیا گیا تو نوع انسانی عموماً اور مسلمان خصوصاً کس ابتلا پریشانی میں مبتلا ہو گئے قرآن پاک کی تعلیمات کے بارے میں میں آپ تمام خواتین و حضرات سے ملتہم ہوں کہ میری باتوں کو نہایت توجہ اور خلوص نیت سے سنیں دنیا میں مسلمانوں میں رائج واحد علم ہے جو مسلمان بغیر ترجمہ کے پڑھتے ہیں مسلمان جو قرآن پاک پڑھتا ہے تو طوطی کی طرح رٹ لیتا ہے اس کا مفہوم اور مضمون کی کیا افادیت ہے اس سے وہ بے خبر رہتا ہے جبکہ دنیا کا کوئی علم بغیر ترجمہ کے اور بغیر سمجھ کے نہیں پڑھا جاتا ہم اب بی سی ڈی پڑھتے ہیں تو اس میں جب کیٹ کا ذکر آتا ہے تو خالی کیٹ کے کر نہیں گزر جاتے سی ای ٹی کیٹ ، کیٹ معنی بلی کے ہیں لیکن قرآن پاک کی جب ہم سورتیں پڑھتے ہیں جو یقیناً اللہ اور بندہ کے درمیان ایک مستحکم رشتہ پیدا کرتی ہیں تو ہمیں قرآن پاک کا ترجمہ یاد نہیں ہوتا دنیا کا کوئی علم بھی ایسا نہیں ہے جو بغیر ترجمہ کے پڑھا جاتا ہو سوائے عربی کے آٹھ دس سورتیں ، چھوٹی چھوٹی سورتیں ہیں ان کے تراجم ہمیں یاد نہیں ہیں پھر دوسری بات یہ ہے کہ یہ بات تلخ حقیقت ہے اور جس پر یقیناً مجھے آپ کو اور پورے عالم اسلام کو توجہ دینے کی ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ قرآن پاک کے علوم کے حصول کے لئے ناقابل ذکر وقت دیا جاتا ہے قرآن پاک کے علم کے سلسلے میں آپ سب بھی جانتے ہیں، میں بھی جانتا ہوں کہ مولوی صاحب گھروں میں تشریف لاتے ہیں اور مشکل سے آدھا گھنٹہ قرآن پڑھا کر وہ واپس چلا جاتے ہیں اب یہ آدھا گھنٹہ یا ایک گھنٹہ روز بھی نہیں ہوتا اس میں بھی سب سے زیادہ چھٹیاں قرآنی تعلیمات میں ہوتی ہیں دو سال میں قرآن پاک ختم ہو جاتا ہے جو کسی بھی صورت سے سینکڑوں گھنٹوں سے زیادہ نہیں ہوتا اور مستزاد اس میں یہ ہے کہ دنیا کا کوئی علم بغیر ترجمہ کے نہیں پڑھا جاتا اور قرآن پاک اللہ کا کلام ایسا ہے کہ ہمیں آٹھ دس سورتیں جو یاد ہوتی ہیں ہم ان کے تراجم سے بھی نابالغ ہوتے ہیں ہم جب انگریزی پڑھتے ہیں، ہم جب اردو پڑھتے ہیں، ہم جب پشتو پڑھتے ہیں، اردو پڑھتے ہیں تو تراجم کے ساتھ پڑھتے ہیں لیکن عربی واحد زبان ایسی ہے کہ جس کو بغیر ترجمہ کے پڑھا جاتا ہے آپ ماشاء اللہ سب پڑھ لکھ لوگ ہیں

ہیں، آپ غور فرمائیں کہ اگر کسی علم کا مادری زبان میں آپ کی ترجمہ نہ ہو تو اس علم کی افادیت کیا ہوگی؟ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جتنے خیالات، تواہمات، متشابہات نمازمیں ہمیں لگتے ہیں اتنا گانا سننے میں ہمیں متشابہ نہیں لگتے کیوں؟ اس لئے کہ گانا جب ہم سنتے ہیں تو اس کا ترجمہ ہمارے ذہن نشین ہوتا ہے تو پہلی بات تو یہ ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو معاف فرمائیں یہ کسی بھی طرح علم کی عزت اور پذیرائی نہیں ہے بلکہ یہ ناشکری ہے جب دنیا کا کوئی علم بغیر ترجمہ کے انسان نہیں پڑھ سکتا یا بغیر ترجمہ کے کوئی انسان علم میں کوئی سند حاصل نہیں کر سکتا تو قرآن پاک کے ساتھ یہ زیادتی کیوں ہے کہ انسان چھوٹی چھوٹی سورتیں بھی اگر پڑھتا ہے تو اس کا بھی ترجمہ اسے یاد نہیں ہوتا ہے لوگ کہتے ہیں کہ نماز میں یکسوئی نہیں ہوتی، ذہن بھٹکتا ہے، دنیا بھر کے خیالات ستاتے ہیں میری دانست میں اس کی بڑی وجہ یہی ہے کہ ہم قرآن کے عربی الفاظ تو پڑھتے ہیں لیکن ان کے تراجم سے واقف نہیں ہیں اور جب تراجم سے واقف نہیں ہیں تو مفہوم سے بھی بہ خبر نہیں عزیزان گرامی قدر! قرآن پاک کی تعلیمات ہم سینکڑوں گھنٹوں پر حاصل کرتے ہیں وہ بھی بغیر ترجمہ کے لیکن دوسرے علوم مثلاً میٹرک کرتے ہیں پہلے دس سال میں ہوتا تھا اب میٹرک ساڑھے بارہ سال میں ہوتا ہے اور شروع سے ہی سی ای ٹی کیٹ، کیٹ معنی بلی کے خالی کیٹ ہمیں نہیں پڑھایا جاتا اس نادانستگی کی وجہ سے اور اس اعلان کی وجہ سے کہ قرآن پاک کا دیکھ لینا ہی ثواب ہے، قرآن پاک کی سطروں پر انگلی پھیر لینا ہی ثواب ہے اتنی بڑی اغیار کی سازش ہے کہ اس سازش سے عامۃ المسلمان اس طرح برباد اور تباہ ہو گیا ہے کہ اس کے ذہن میں دین کی اور مذہب کی بظاہر کوئی اہمیت نظر نہیں آتی عزیزان گرامی قدر! اگر آپ کے بچوں کو ای سی ڈی اس طرح پڑھائی جائے جس طرح قرآن پاک پڑھایا جاتا ہے تو کیا آپ کے بچے کسی ادارے میں ملازمت کر سکتے ہیں؟ کیا آپ اس بچے کو تعلیم یافتہ کر سکتے ہیں؟ کیا یہ علم کے ساتھ انصاف ہوگا؟ آپ کا ایک ہی جواب ہوگا کہ انصاف نہیں ہوگا عزیزان محترم جب ہم قرآن پاک کو ترجمہ کے ساتھ نہیں پڑھیں گے تو قرآن کا مفہوم ہمارے اوپر کس طرح واضح ہوگا؟ جب قرآن کا مفہوم ہمارے اوپر واضح نہیں ہوگا تو اللہ تک ہماری رسائی کس طرح ہوگی؟ اللہ سے تعلق کس طرح قائم ہوگا؟ محض طوطا کی طرح رٹ لینا مثلاً ایک طوطا کہتا ہے بی بی کا مٹھو چوری کھائے گا تو بی بی کا مٹھو چوری کھائے گا یہ طوطا کی زبان تو نہیں ہے یہ نہ تو طوطا اس بات کو جانتا ہے کہ میں کیا کہہ رہا ہوں میرے عزیز دوستوں! ماشاء اللہ یہاں اجتماع پڑھ لکھ لوگوں کا ہے اس طرف بہت زیادہ توجہ کی ضرورت ہے ہمارے یہاں جو علوم رائج ہیں ان میں تین باب بنیادی ہیں جس کو ہم طبیعیات، نفسیات اور مابعد النفسیات یا انگریزی زبان میں فزکس، سائیکالوجی اور پیراسائیکالوجی کے نام سے موسوم ہیں جتنے بھی علوم ہیں وہ ان تین دائروں کے اندر قید ہیں مقید ہیں ان تین عنوان کے اند

رَہی ساری دنیا کے علوم جو ہیں وہ ذخیرہ بیبا چھپے ہوئے ہیں طبعیات،  
 نفسیات جو ہیں یہ دنیاوی علوم کے حصول کا ذریعہ ہیں اور مابعد النفسیات ان  
 علوم سے بحث کرتا ہے جو علوم غیب سے متعلق ہیں مثلاً ہم جانتے ہیں کہ جن  
 ہوتا ہے لیکن ہمارے پاس جن کی کوئی تشریح نہیں ہے جبکہ اس کی تصدیق  
 تمام آسمانی کتابیں اور قرآن بھی کرتا ہے ہم جانتے ہیں کہ فرشتے ہوتے ہیں  
 مسلسل اور متواتر خبریں... خبر متواتر کی حیثیت سے ہمیں معلوم ہے کہ فرشتے  
 ہوتے ہیں لیکن فرشتوں کے بارے میں ہمارا کوئی علم نہیں ہے کہ فرشتے کیا  
 ہیں ہم یہ بھی کہتے ہیں اس بات پر یقین بھی رکھتے ہیں ہمارے تمام دانشور  
 اور علمائے کرام ہمیں اس بات کی تبلیغ بھی کرتے ہیں کہ اللہ کے دو فرشتے  
 ہمارے دو کاندھوں پر بیٹھے ہوئے ہیں اور ان کی ڈیوٹی یہ ہے کہ وہ ہماری اچھائی  
 اور برائی کا ریکارڈ رکھیں لیکن اربوں کھربوں، لاتعداد اور لامتناہی نوع انسانی  
 کے افراد میں ایسے بندے ہرگز نام ملتے ہیں کہ جو فرشتوں سے واقف ہوں ہم  
 کہتے ہیں کہ ملک الموت ہماری روح قبض کرلیتا ہے لیکن ہمیں نہیں پتہ کہ  
 ملک الموت کی کیا شکل ہے کیا صورت ہے کیوں روح قبض کرلیتا ہے؟ ہم کہتے  
 ہیں کہ اللہ کے فرشتے ہیں اس کا نام ملک الموت ہے وہ اگر ہماری روح قبض  
 کرلیتا ہے لیکن ہم نہ کبھی بھی نہیں جانا کبھی نہیں سمجھا، کبھی اس بات کی  
 کوشش نہیں کی کہ ملک الموت کیا ہے ملتان میں حضرت بے‌اوالدین زکریا کا  
 مزار مبارک ہے ان کے نام سے بے‌اوالدین زکریا یونیورسٹی موجود ہے اس  
 یونیورسٹی میں اس فقیر کو بھی لیکچر دینے کی سعادت حاصل ہوئی ہے میں  
 بہت مختصر کرکے تقریر ختم کرنا چاہتا ہوں کہ کتابوں میں لکھا ہے کہ حضرت  
 بے‌اوالدین زکریا بیمار تھے بیماری طوالت اختیار کرگئی ان کے دو صاحبزادے  
 تھے تو بڑے صاحبزادے نے سنا کہ دروازے پر کوئی دستک دے رہا ہے بہت سی  
 ادب احترام سے انہوں نے سلام کیا اور کہا میرا سلام عرض کیجئے اور یہ لفافہ  
 بے‌اوالدین زکریا کو پیش کردیجئے صاحبزادے وہ لفافہ لے کر اپنے والد بزرگ کے  
 پاس حاضر ہوئے اور یہ کہہ کر باہر کوئی صاحب کھڑے ہیں وہ یہ خط دیا  
 انہوں نے بے‌اوالدین زکریا ملتانی نے اس لفافے کو پڑھا کھول کر اور تکیہ کے  
 نیچے رکھتے ہوئے صاحبزادے سے فرمایا کہ میرا سلام عرض کیجئے اور ان سے  
 کہئے کہ ایک گھنٹہ کے بعد تشریف لائیں یا دو گھنٹہ کے بعد تشریف لائیں مجھے  
 صحیح وقت یاد نہیں رہا تو انہوں نے اس عرصے میں جو ضروری کام تھے اس  
 میں امانتیں بھی تھیں اور دوسری نصیحتیں بھی تھیں وہ اپنے بچوں کو بتائیں  
 سنائیں اور وہ لیٹ کر اس دنیا سے دوسری دنیا میں تشریف لے گئے جیسا کہ  
 ہوتا ہے مرنے کے بعد سب لوگ پریشان ہوئے اور تجلیز و تکفین کے بعد صاحبزادے  
 صاحب کو خیال آیا کہ وہ بزرگ کون تھے جو لفافہ لے کر آئے تھے اور اب ان کو  
 بلایا تھا وہ تو آئے نہیں تو دیکھا تو وہ لفافہ تکیہ کے نیچے رکھا ہوا تھا اس کو  
 کھولا گیا جب اس کو پڑھا تو اس میں لکھا تھا... بے‌اوالدین زکریا کے نام اللہ کی  
 طرف سے آپ کا بلاوا آگیا ہے میں کب حاضر ہوں... عزرائیل ملک الموت تو

اس وقت یہ پتہ چلا کہ وہ صاحب جو ہیں وہ کوئی عام آدمی نہیں تھے بلکہ ملک الموت تھے۔ میں عرض یہ کرنا چاہتا ہوں کہ انسان کو اتنی نجابت اور شرافت عطا فرمائی کہ ملک الموت بھی بغیر اجازت کہ ان کے قریب نہیں آتا۔ تو ہم بھی اپنے بزرگوں کی اولاد ہیں، اسلاف کی اولاد ہیں۔ ہم مسلمان ہیں۔ یہ اجازت والا معاملہ تو آپ یہ کہہ دیں گے چلئے ہر آدمی ہاؤ الدین زکریا ملتانی نہیں ہوسکتا لیکن ہر آدمی کو ہر آدمی کے اندر اتنی صلاحیت تو ضرور ہونی چاہئے کہ وہ فرشتوں سے واقف ہوجنات سے واقف ہو۔ جہاں سے وہ آیا۔ عالم ارواح سے اس کی واقفیت ہو۔ جہاں سے مرے کہ بعد جانا۔ وہاں سے واقفیت ہو۔ ایک آدمی آتا ہے ایک کتا بھی پیدا ہوتا ہے تو کتا بھی فرشتہ سے واقف نہیں ہے۔ کتہ کو بھی اس بات کا علم نہیں کہ میں مرے کہ بعد میرے ساتھ کیا ہوگا۔ وہ فرشتوں کو بھی نہیں جانتا۔ وہ جہاں سے آیا اس عالم کو نہیں جانتا جہاں جائے گا اس عالم کو نہیں جانتا اور اس زندگی میں جو کچھ کیا ہے ان اعمال کی جزا سزا کہ بارے میں نہیں جانتا میرے ساتھ کیا پیش آئے گا نہایت معذرت کہ ساتھ، بہت اساتذہ سے بہت ادب و احترام کے ساتھ، اپنے بچوں سے بہت شرمندگی کے ساتھ آپ مجھے بتائیں کہ اگر انسان میں فرشتہ دیکھنے کی صلاحیت نہیں ہے۔ اگر انسان میں اپنے کندھوں پر بیٹھے دو فرشتہ نظر نہیں آتے تو بھائی یہ دو فرشتہ تو کتوں کو بھی نظر نہیں آتے اسی صورت سے اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا اور انسان کی صلاحیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ بات مخفی کر دی کہ انسان روح سے واقف ہوسکتا ہے کسی اور مخلوق کے لئے اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا فرشتوں کے لئے بھی یہ نہیں فرمایا۔ یسئلونک عن الروح ... اے پیغمبر! لوگ روح کے بارے میں سوال کرتے ہیں ... قل الروح من امر ربی ... آپ ان لوگوں کو بتادیجئے کہ روح میرے رب کا امر ہے یا امر ہے۔ قل الروح من امر ربی ... وما اوتی تم من العلم الا قليلا ... اور روح کا علم جو دیا گیا ہے وہ قلیل ہے قرآن پاک کی اس آیت مبارک کی روشنی میں، انوار میں یہ بات پوری طرح واضح ہوچکی کہ روح کا علم اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے۔ ... وما اوتی تم من العلم الا قليلا ... یہ تو روح کا علم اللہ تعالیٰ کے علوم کے مقابلے میں قلیل ہے، کم ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی ذات، اللہ تعالیٰ کی ہستی، اللہ تعالیٰ کی ملوکیت، اللہ تعالیٰ کی بادشاہت اتنی بڑی ہے اتنی بڑی کہ خود اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا کہ تم ہارے سارے درخت ... زمین کے درخت قلم بن جائیں اور تم ہارے سارے سمندر روشنائی بن جائیں اللہ کی باتیں لکھی جائیں تو سمندر بھی ختم ہوجائیں گے اور درخت کا وجود بھی ختم ہوجائے گا لیکن اللہ تعالیٰ کی باتیں پوری نہیں ہوں گی اللہ تعالیٰ کی باتیں پھر بھی باقی رہیں گی۔ ... وما اوتی تم من العلم الا قليلا ... کہ تم میں علم قلیل دیا ہے لیکن بات وہی ہے کہ سمندر کا قلیل بھی دریا ہوتا ہے اور دریا کا قلیل بھی نہر ہوتی ہے اور نہر کا قلیل بھی واٹر کورس ہوتا ہے تو یہ بھی تو دیکھنا ہے کہ کس کا قلیل ... اللہ تعالیٰ کا قلیل ... وما اوتی تم من العلم الا

قلیلا... حضور قلندر بابا اولیائؒ نہ لوح و قلم پڑھاتے ہوئے جب فرشتوں کی تشریح آئی تو فرشتوں کے اقسام بیان فرمائے چار فرشتے انہوں نے بتائے ملائکہ اعلیٰ، ملائکہ نوری، ملائکہ سماوی اور ملائکہ عنصری اور یہ بھی فرمایا دوران گفتگو کے ہر انسان ایک کھلونے کے کھلونے میں اگر چابی بھری جائے گی تو کھلونے اچھلے گا، کودے گا، گرے گا اور اگر چابی نہیں ہوگی تو کھلونے گر جائے گا، بند ہو جائے گا انہوں نے فرمایا کہ ہر انسان کے ساتھ تکوین کے مطابق، الہی قوانین کے مطابق ہر انسان کے ساتھ ہم وقت بیس ہزار فرشتے کام کرتے ہیں ان میں سے فرشتے بھی ہیں، کراماً کاتبین بھی ہیں آپ غور فرمائیں کہ انسان ایک کمپیوٹر ہے اس کمپیوٹر کے ہر شمار پرزے میں چپس ہیں چپ لگے ہوئے ہیں اس میں تو اگر ایک کمپیوٹر میں بیس ہزار چپس لگے ہوئے ہیں تو دراصل کمپیوٹر کی کارگزاری ان چپس کے مرہون منت ہے اسی طرح ہر انسان کی حرکات و سکنات میں اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے قانون کے تحت بیس ہزار فرشتے کام کرتے ہیں کتنی بد نصیبی ہے، کیسی یہ حرماں نصیبی ہے، کیسی یہ شومئی قسمت ہے کہ ہر انسان بیس ہزار فرشتوں کا ایک کمپیوٹر ہے اور انسان اس سے واقف نہیں ہے آپ حضرات کا مجھے پتہ نہیں مجھے کتنی دیر بولنا چاہئے ہر حال میں اپنی بات کو مختصر کرتا ہوں وہ کہ اگر انسان فی الارض خلیفہ کے علم سے، فی الارض خلیفہ کی ڈیوٹی سے، فی الارض خلیفہ کے اداروں سے واقف نہیں ہے تو یقیناً اس کی حیثیت کتے بلیوں، چمگادڑوں، کوؤں، کیڑوں، گدھوں سے زیادہ نہیں ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے خود قرآن پاک میں فرمایا ... و علم آدم الاسماء کلھا ... ثم عرضھم علی الملائکة ... فقال انبیئونی باسماء هؤلاء ان کنتم صادقین ... قالوا سبحنک لاعلملنا الا ما علمتنا ... انک انت العلیم الحکیم ... جب فرشتوں نے حضرت آدم کو سجدہ کرتے ہوئے اظہار لاعلمی کیا تو اللہ تعالیٰ نے آدم کو علم الاسماء سکھایا اور آدم سے کہا کہ بیان کرو تم نے کیا پڑھا کیا سیکھا آدم علیہ السلام کے علم کو سننے کے بعد فرشتوں نے کہا یا باری تعالیٰ! یا اللہ! ہم تو اتنا ہی جانتے ہیں جتنا آپ نے ہمیں سکھادیا ہے اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے اس بات کا اعتراف کیا کہ آدم کو اللہ تعالیٰ نے جو علم عطا فرمایا وہ فرشتے نہیں جانتے فرشتے جب نہیں جانتے تو جنات تو خود ہی نہیں جانتے جنات جب نہیں جانتے تو اور دوسری مخلوق بھی اللہ کی نہیں جانتی ماشاء اللہ یہاں میرے محترم اساتذہ، طلباء، بڑے بڑے کیا کہتے ہیں میری بزرگی، میری عمر سے بھی بڑے ہوں گے مجھ سے عقل میں بھی بہت زیادہ بڑے ہوں گے آپ یہ بتائیں کہ اگر انسان کو علم الاسماء حاصل نہیں ہے تو کیا انسان کی فضیلت ثابت ہوتی ہے کسی صورت سے؟ یہ ٹھیک ہے آپ پڑھتے ہیں پڑھنا بھی چاہئے حضور پاک ﷺ کا ارشاد بھی ہے کہ علم سیکھو اگر تم میں چین میں ملے تو چین علم سیکھنے جاؤ بات یہ ہے کہ نیابت اور خلافت اور انسان کا شرف اس وقت تک نہیں ہے جب تک کہ وہ علم الاسماء کو نہ جانتا ہو اللہ تعالیٰ مجھ اور آپ سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم ان علوم کو

سیکھنے کی طرف توجہ فرمائیں جن علوم کی بنیاد پر ہم انسانوں کو اشرف المخلوقات کہا گیا ہے اگر علم الاسماء ہمیں حاصل نہیں ہے اگر ہم اپنی ذات اپنی زندگی اپنی انا اپنی روح سے واقف نہیں ہیں تو ہم ممتاز اور مشرف کہلانہ کے مستحق نہیں ہیں دیکھیں آدمی مرجاتا ہے آدمی مرگیا اس کے ہاتھ بھی ہیں، اس کے پیر بھی ہیں، اس کے کان بھی ہیں، اس کی آنکھ بھی ہے، اس کی زبان بھی ہے، اس میں دل گردہ، پھیپھڑے، پتے ہر چیز موجود ہے لیکن اس میں حرکت نہیں ہے اس کو آپ ڈیڈ باڈی کہتے ہیں تو حرکت کیوں نہیں ہے؟ وہ حرکت اس لئے نہیں ہے کہ اصل انسان اس کے اندر سے نکل گیا ہے اور نقل چھوڑ گیا ہے جو ہم نقلی زندگی گزار رہے ہیں اس نقلی زندگی میں ہم وہ شرف حاصل نہیں ہوگا جو اصلی زندگی میں شرف حاصل ہوتا ہے اور وہ اصلی زندگی ہے کہ ... و علم آدم الاسماء کھا کہ ہم نے آدم کو علملاسماء سکھا دیا ہے میرے عزیز دوستو، میرے بزرگو، اساتذہ کرام میری آپ سے درخواست ہے کہ آپ جو علم پڑھتے ہیں اس میں رات دن آپ لگے رہتے ہیں جب عربی پڑھتے ہیں تو اس کے تراجم سے آپ انحراف کرتے ہیں، چشم پوشی کرتے ہیں اب یہاں ماشاء اللہ اتنے سارے لوگ ہیں اگر آپ یہ کہیں ان سے کہ الحمد للہ رب العالمین ہر نماز میں پڑھی جاتی ہے بھی ترجمہ تو سنادو تو میرا خیال ہے اس میں آٹھ میں نمک کے برابر کوئی صاحب ہوں گے جو الحمد شریف کا ترجمہ سنائیں گے میں آپ حضرات سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر آپ انگریزی بھی اسی طرح پڑھیں بغیر ترجمہ کے جس طرح قرآن پڑھا جاتا ہے کیا آپ کو نوکری ملے گی؟ آپ کو پڑھا لکھا کہا جائے گا؟ آپ کو کوئی چیراسی بھی نہیں رکھے گا اب اتنا بڑا اللہ تعالیٰ کا نظام ہے اس نظام پر اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنا خلیفہ نامزد کیا ہے تو کیا میں آپ حضرات سے ایک سوال کرنے کی جرات کرتا ہوں کیا اس نظام کو انگریزی زبان چلا رہی ہے؟ کیا اس نظام کو ہندی زبان چلا رہی ہے؟ کیا اس نظام کو پنجابی، پشتو یا سندھی زبان چلا رہی ہے؟ تو آپ کا ایک ہی جواب ہوگا نہیں اس زبان کو ... اس زبان میں اتنی سکت نہیں ہے کہ وہ الہی نظام کو چلائے البتہ عربی زبان ایسی ہے چونکہ اس میں اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک نازل فرمایا ہے سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اوپر اس کو پڑھنے سے ترجمہ کے ساتھ، اس کے معانی مفہوم پر غور کرنے سے آپ الہی نظام کو سمجھ بھی سکتے ہیں اور الہی نظام میں اللہ تعالیٰ اگر چاہیں حضور پاک کی محبت اور عقیدت آپ کے شامل حال ہو اس نظام کے تحت آپ کائنات کو بھی سمجھ سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو بھی سمجھ سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبروں کی تعلیمات کو بھی سمجھ سکتے ہیں اور سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے آپ کو قرب بھی نصیب ہوسکتا ہے اللہ تعالیٰ مجھ اور آپ سب حضرات کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم جس طرح اور دنیاوی علوم سیکھتے ہیں اسی طرح قرآنی علوم بھی سیکھیں قرآن کا ترجمہ بھی سیکھیں اور انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کی جو تعلیمات ہیں

ان پر بھی اسی طرح غور و فکر کریں جس طرح ہم دوسری زبانوں میں غور و فکر کرتے ہیں آپ تمام حضرات کا بہت شکریہ وقت کی کمی کا مجھے احساس ہے اللہ تعالیٰ میں نہ جو کچھ عرض کیا ہے اس کو قبول فرمائے مجھے اور آپ کو اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے جناب ڈاکٹر ظفر اللہ صاحب، جناب ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب اور جتنے بھی یہاں حضرات ہیں ان سب کا میں شکر گزار ہوں کہ مجھے انہوں نے سنا ہے اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت الیہ منیب السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

خطبات خواجہ شمس الدین عظیمی

ACD 168

Track - 3

17:00

"رمضان المبارک میں انسان کی روحانی صلاحیتیں بڑھ جاتی ہیں"

( عید الفطر 2007 ئ )

..... اعوذ باللہ

... بسم اللہ

...سورة الفاتحہ

... بسم اللہ

... تلاوت سورة القدر

معزز حاضرین اور معزز خواتین اور عزیز دوستو بھائیوں السلام علیکم! عید مبارک کی تقریب ان لوگوں کے لئے بہت زیادہ اہمیت رکھتی ہے جو اللہ کی دی ہوئی توفیق کے ساتھ رمضان المبارک کے پورے آداب کے ساتھ روزے رکھتے ہیں۔ رمضان المبارک اسلامی نقطہء نظر سے ایک بہت بڑا پروگرام ہے اس بات سے متعلق کہ انسان کی روحانی صلاحیتیں بیدار ہوجاتی ہیں اور ان روحانی صلاحیتوں کی بیداری کی وجہ سے انسان کے اوپر غیبی علوم کے انکشافات ہوتے ہیں ابھی میں نے سورہ قدر کی آیتیں تلاوت کی ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ... تنزل للملائکہ ... کہ شب قدر کی رات میں فرشتے اترتے ہیں والروح ... اور حضرت جبرئیل علیہ السلام آسمانوں سے آسمانی زمین پر تشریف لاتے ہیں۔ باذن ربهم من کل امر سلام ... اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان لوگوں پر جو اللہ



کو تلاش کرتے ہیں اور شب قدر کی برکتیں سمیٹنے کے لئے شب بیداری کرتے ہیں، جاگتے ہیں ان کے لئے یہ رات سلامتی ہے ہی حتیٰ مطلع الفجر ... صبح تک تو شب قدر کی رات اور رمضان المبارک کا مہینہ ایک ایسا اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کے اوپر عنایت ہے، عطیہ ہے اس رات میں بندوں کی روحانی صلاحیتیں بیدار ہوجاتی ہیں اور ان روحانی صلاحیتوں کے بیدار ہونے سے انسان کے اندر ایسی قوت اور طاقت اور بصیرت اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان میں ایسی نظر عطا ہوجاتی ہے کہ اس نظر سے وہ فرشتوں کو دیکھتا ہے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام آسمانی زمین پر جب تشریف لاتے ہیں وہ اللہ کے ان بندوں کو جوتیس دن تک اللہ کے حکم کے مطابق کھانے پینے میں احتیاط کرتے ہیں، نیند کی کمی اختیار کرتے ہیں، برائیوں سے محفوظ رہتے ہیں مثلاً غیبت نہیں کرتے، جھوٹ نہیں بولتے ان لوگوں کے اندر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایسی بصیرت اور ایسی نظر منتقل ہوجاتی ہے روز کی برکت سے کہ وہ فرشتوں کو اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کی زیارت سے مشرف ہوجاتے ہیں یعنی زیارت کرسکتے ہیں شب قدر کے بار میں یہ ہے کہ حضور پاک نے ارشاد فرمایا کہ ان کو طاق راتوں میں تلاش کرو اکیس، تیس، پچیس اور ستائیس موجود دور میں شب قدر مخصوص ہوگئی ہے پچیس کی شب کو یا ستائیسویں شب کو جبکہ حضور پاک کا ارشاد گرامی ہے کہ ان کو طاق راتوں میں تلاش کرو اس کا مطلب یہ ہوا کہ طاق راتوں میں اکیسویں، تیسویں، پچیسویں اور ستائیسویں، انتیسویں ... طاق راتوں میں جب ہم تلاش کریں گے تو ہمارے اندر ایسی صلاحیت روحانی بیدار ہوجائے گی جو ہمارے اندر موجود ہے صلاحیت ہمارے اندر موجود ہے اس کو بیدار کرنا ہے ایسی صلاحیت بیدار ہوجائے گی کہ ہمارے دیکھنے کی صلاحیت اتنی زیادہ ہوجائے گی کہ ہم فرشتوں کو دیکھ سکتے ہیں حضرت جبرئیل علیہ السلام کی زیارت ہوسکتی ہے بت سارے واقعات کتابوں میں درج ہیں مسلمانوں نے، مسلمان خواتین نے، مسلمان مردوں نے شب قدر کی برکتوں سے فیض پایا ہے شب قدر کو مختلف صورتوں میں لوگوں نے دیکھا ہے مثلاً نور کی شکل میں مثلاً کسی فرشتے کو دیکھنے کی صورت میں ہے یا بت سارے واقعات تاریخ میں بند ہیں ہمارے بزرگوں کے اس میں کوئی عورتوں مردوں کی تخصیص نہیں ہے کہ شب قدر میں انہوں نے فرشتوں کی بھی زیارت کی ہے اور بالخصوص حضرت جبرئیل علیہ السلام کی زیارت بھی کی ہے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ان سعید روحوں سے ملاقات بھی کی ہے اور مصافحہ بھی کیا ہے تو رمضان المبارک کی جو فضیلت ہے روحانی نقطہ نظر سے یہ ہے کہ انسان کے اندر غیب بینی کی صلاحیت بیدار ہوجاتی ہے یعنی انسان کے اندر اللہ تعالیٰ ایسی صلاحیتوں کو بیدار کردیتے ہیں موجود تو ہیں وہ بیدار کردیتے ہیں جس صلاحیت سے کوئی نیک انسان، اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے والا بند، روز رکھنے والا بند، روز کے آداب کو پورا کرنے والا بند فرشتوں کو بھی دیکھ سکتا ہے اور اس کی ملاقات حضرت جبرئیل علیہ السلام

سد بھی ہوسکتی ہے اب اگر حضرت جبرئیل علیہ السلام کی ملاقات نہ ہیں  
 ہوئی یا فرشتوں کو نہ نہ میں دیکھا تو مسلسل جدوجہد سد شب قدر کی  
 برکت سد ہم کسی بھی وقت اللہ تعالیٰ کے جو انعام ہیں اس سد ہم فیضیاب  
 ہوسکتے ہیں تو یہ رمضان المبارک تزکیہ کا مہینہ ہے اپنے نفس کو جلا بخشنے  
 کا زمانہ ہے اپنے اندر نیکی کا ذخیرہ کرنے کا مہینہ ہے اپنے آپ کو برائیوں سد  
 بچانے کا مہینہ ہے اپنے غریب بھائیوں کی مدد کرنے کا زمانہ ہے اسی لئے یہ  
 فطرہ کا ایک نظام بنایا گیا ہے کہ عید کی خوشی میں جو ہمارے غریب بھائی  
 ہیں، غریب بچے ہیں وہ بھی عید کی خوشی میں شریک ہوسکیں اور وہ بھی  
 اچھے کپڑے پہن سکیں ان کے گھر میں بھی عید کی تقریب ہوسکے ان کے گھر  
 میں بھی کھانا پک سکے تو من حیث المجموع رمضان المبارک کا جو مہینہ ہے  
 اس کی جو فضیلت ہے وہ میرے خیال میں اس بنیاد پر ہے کہ پہلی بات تو یہ ہے  
 کہ انسان کے اندر غیب بینی کی صلاحیت بیدار ہوجاتی ہے انسان دو رخومیں  
 زندگی بسر کرتا ہے ایک غیب میں اور ایک ظاہر میں اور یہ غیب بینی اور  
 ظاہر بینی اگر حساب لگایا جائے تو زندگی کا نصف ہوتا ہے یعنی اگر کسی  
 آدمی کے سو سال عمر ہے تو پچاس سال وہ بیداری کے حواس میں زندگی گزارتا  
 ہے اور پچاس سال وہ غیب کے حواس میں گزارتا ہے مثلاً ہم سوچتے ہیں تو  
 سونے کے بعد ہم خواب دیکھتے ہیں اور خواب میں ہمیں حضور پاک کی زیارت  
 نصیب ہوتی ہے اللہ تعالیٰ سب کو یہ سعادت نصیب فرمائے تو یہ غیب بینی کی  
 صلاحیت ہے دیکھتے ہم ایسے حضور پاک کی باتیں بیٹھتے ہوتے ہیں دیکھتے ہیں سکتے  
 لیکن ہر آدمی کے اندر اللہ تعالیٰ نے ظاہر بینی کے علاوہ ایک غیب بینی کی  
 صلاحیت بھی رکھی ہے جس سد حضور پاک کی زیارت سد ہم مشرف  
 ہوسکتے ہیں لوگ مشرف ہوتے ہیں ہمارے بزرگوں سد متعلق بہت ساری  
 کتابیں موجود ہیں جنہوں نے حضور پاک کی زیارت کی ہے اور ایسے بھی  
 واقعات کتابوں میں موجود ہیں، ذخیرہ ہیں کہ ان لوگوں نے حضور پاک کی  
 زیارت تو کی ہے، اللہ تعالیٰ نے انہیں سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سد  
 مصافحہ کرنے کی بھی سعادت عطا فرمائی ہے تو یہ شب قدر کا جو پروگرام  
 ہے رمضان کے مہینے میں یہ اس طرف اللہ تعالیٰ نے اشارہ کیا ہے، بتایا ہے  
 سب کو کہ انسان کے اندر غیب بینی کی صلاحیت موجود ہے اگر بیس روز ان  
 کے پورے آداب کے ساتھ رکھ لئے جائیں اور بیس روز کے بعد شب قدر میں طاق  
 راتوں میں شب بیداری کر لی جائے زیادہ سد زیادہ عبادت کی جائے زیادہ سد  
 زیادہ قرآن پاک کی تلاوت کی جائے زیادہ سد زیادہ درود شریف پڑھا جائے تو  
 اس بات کا سو فیصد امکان ہے کہ فرشتوں کو بند دیکھ لیں، حضرت جبرئیل کو  
 دیکھ لیں اور سب سد بڑی بات یہ سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت  
 سد مشرف ہوجائیں تو رمضان المبارک کے دو پروگرام ہوں ہم ہیں ایک یہ کہ  
 غریب ہمارے جو بہن بھائی ہیں ان کے ساتھ ہمیں تعاون کرنے کا ان کی مدد کرنے  
 کا ہمیں درس ملتا ہے اور دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کے قانون کے مطابق

ہمارے اندر ایسی صلاحیت بیدار ہوجاتی ہے کہ ہماری روحیں فرشتوں کو بھی  
 دیکھ سکتی ہیں فرشتوں سے مصافحہ بھی کرتی ہیں اور سب سے بڑی سعادت یہ  
 ہے کہ ہم حضور پاک کی زیارت سے مشرف ہوجاتے ہیں عید مبارک میں جو  
 سب سے اہم بات ہے وہ یہ ہے کہ انسان کی روحانی صلاحیت بیدار ہوجاتی  
 ہے دوسری بات یہ ہے کہ انسان اپنے بہن بھائیوں کی مدد کرتے ہیں یہ رمضان  
 کا پروگرام ہے اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم مزید بہمت کے ساتھ ،  
 سچے دل کے ساتھ ، اللہ کے یقین کے ساتھ حضور پاک کی ارشاد کے مطابق روزے  
 رکھیں اور روزوں کی فضیلت کو حاصل کریں اور روزوں کی فضیلت یہی ہے کہ  
 بند اللہ تعالیٰ کے حکم بردار ہوں ان کے اندر غیب بینی کی ایسی صلاحیت  
 پیدا ہوجائے جو ہوجاتی ہے روزے رکھ کر کہ وہ سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام  
 کی زیارت سے مشرف ہوں اور حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ملاقات ہو اور  
 فرشتوں سے ملاقات ہو آپ سب حضرات کو بہت عید مبارک اللہ تعالیٰ آئندہ  
 بھی ہمیں رمضان المبارک کی سعادت سے بہرہ ور فرمائیں اور اللہ تعالیٰ  
 ہمیں ایسے روزے رکھنے کی توفیق عطا فرمائیں کہ جن روزوں کے بعد ہمارے اندر  
 غیب بینی کی صلاحیت پیدا ہو اور ہم حضرت جبرئیل علیہ السلام اور فرشتوں  
 کو دیکھ سکیں اور سیدنا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات کا ہمیں شرف  
 حاصل ہو آمین یا رب العالمین آپ سب کو عید مبارک ہو اختتام

\*\*\*\*\*